روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

ہفتہ 2-جون 2001ء 9 ربیع الاول 1422 ہجری-2 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 122

شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ شائد کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ میں نے حضورؐ کو تلاش کرنا شروع کیا تو حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دل میں کہا تم کیا سمجھ بیٹھیں ان کی تو شان ہی کچھ اور ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث750)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سراج منیر

جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی' اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

(ملفوظات جلد اول ص 61)

مردہ قوم کو زندہ کر دیا

عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بالکل وحشی تھے۔ کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ نہ حقوق العباد سے واقف تھے۔ نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایک جگہ ان کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ (چارپایوں کی زندگی بسر کرتے ہیں) (محمد-13) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم نے ایسا اثر کیا (اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں)۔

اللہ! اللہ!! کس قدر فضیلت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے ایک بے نظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہو گئی۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزان عدل پر قائم کر دیا اور مردار خور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔

(ملفوظات جلد اول ص 180)

سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ نبی

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ - روحانی خزائن جلد 2 ص 71)

تمام آدم زادوں کے لئے ایک ہی رسول اور ایک ہی شفیع

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن' اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کریم کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح - روحانی خزائن جلد 19 ص 13-14)

فتح خیبر

حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (کل) اپنا جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہوں گے اور پھر اس کے ہاتھوں پر خیبر کو مفتوح کیا جائے گا۔

سہلؓ کہتے ہیں کہ (حضورؐ کے اس ارشاد کے بعد) تمام رات صحابہؓ نے اس سوچ میں گزاری کہ ان میں سے کس کو (حضورؐ کا) جھنڈا دیا جائے گا۔ سویرا ہوا تو ان میں سے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسی کو ملے گا۔

حضورؐ صحابہؓ میں تشریف فرما ہوئے تو پوچھا کہ علیؓ کہاں ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضورؐ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے اس لئے آئے نہیں۔ (حضورؐ نے علیؓ کو بلا بھیجا) اور ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا کی فوراً ہی آنکھ کی جو بیماری تھی جاتی رہی اور ایسی گئی کہ جیسے ان کو کبھی یہ بیماری تھی ہی نہیں۔ پھر حضورؐ نے جھنڈا (حضرت) علیؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ جھنڈا لے کر کہنے لگے میں ان سے لڑوں گا اور اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہو جائیں۔

حضورؐ نے (حضرت) علیؓ کی بات سنی اور فرمایا ان کی طرف جاؤ۔ لیکن ہاں ذرا ٹھہرو اور میری ایک بات سنو۔ جب تم وہاں پہنچ جاؤ اور ان کے میدانوں میں اتر جاؤ تو ان کو اسلام کی طرف بلانا اور ان کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا کیونکہ اللہ کی قسم اگر تمہارے ہاتھ پر اللہ ایک شخص بھی مسلمان کر دے تو یہ تمہارے لئے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تمہیں اعلیٰ قسم کے سرخ اونٹوں کی دولت مل جائے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من اسلم علیٰ یدیہ رجل)

ماہر امراض ذہن کی آمد

مورخہ 10 جون 2001ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض ذہن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 160

شانِ مصطفیٰ مجسم قرآن کی عدیم المثال حیثیت سے

سیدنا حضرت مصلح موعود کے قلم مبارک سے:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن نازل ہوا اور آپؐ نے قرآن کو اپنے نفس پر وارد کیا۔ حتیٰ کہ آپؐ مجسم قرآن ہو گئے۔ آپؐ کی ہر حرکت اور آپ کا ہر سکون قرآن کی تفسیر تھے۔ آپؐ کا ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر تھا۔ آپ کا ہر احساس اور ہر جذبہ قرآن کی تفسیر تھا۔ آپؐ کی آنکھوں کی چمک میں قرآنی نور کی بجلیاں تھیں اور آپؐ کے کلمات قرآن کے باغ کے پھول ہوتے تھے۔ ہم نے اس سے مانگا اور اس نے دیا۔ اس کے احسان کے آگے ہماری گردنیں خم ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد سوم دیباچہ صفحہ ج اشاعت دسمبر 1940ء قادیان دارالامان)

دعاؤں کے شرف قبولیت پانے کی الہامی اطلاع

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایمان افروز بیان:

"انسان کا فرض یہی ہے کہ کام میں لگا رہے اور ہمت نہ ہارے۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ ایک مرید اپنے پیر کو ملنے کے لئے آیا اور انہیں کے پاس ٹھہر گیا۔ رات کو پیر صاحب دعا کرتے رہے کہ الٰہی فلاں کام ہو جائے۔ آخر آواز آئی یہ کام تو نہیں ہو گا۔ یہ آواز مرید نے بھی سن لی۔ اس پر وہ حیران ہوا کہ اچھے پیر صاحب ہیں ہم تو ان سے دعا کرانے کے لئے آتے ہیں لیکن خداتعالیٰ کی طرف سے انہیں یہ جواب ملتا ہے کہ تمہاری دعا منظور نہیں کی جائے گی۔ خیر وہ چپکا ہو رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح ہوا کہ پیر صاحب ساری رات دعا کرتے رہے۔ آخر انہیں پھر وہی جواب ملا۔ مرید اور بھی زیادہ حیران ہوا۔ تیسرے دن پھر اسی طرح ہوا۔ آخر مرید نے انہیں کہا۔ تین دن سے آپ کوئی دعا کر رہے ہیں جس کے متعلق الہام ہوتا ہے کہ نہیں سنی جائے گی پھر کیوں آپ دعا کرتے چلے جاتے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا۔ نادان آ میں تو بیس سال سے یہی دعا کر رہا ہوں اور مجھے یہی الہام ہو رہا ہے مگر میں نہیں گھبرایا اور تو تین دن جواب سن کر گھبرا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا کا کام قبول کرنا یا نہ کرنا ہے اور میرا کام دعا مانگنا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے اور میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ لکھا ہے اس پر معاً الہام ہوا کہ اس عرصہ میں تم نے جتنی دعائیں کی ہیں سب قبول کی گئیں"۔

("انوار العلوم" جلد 9 صفحہ 234)

حضرت مسیح موعود کے شب و روز

سیدنا محمود المصلح الموعود تحریر فرماتے ہیں:

"یہ ڈائری مجھے اپنے پرانے کاغذات سے ملی ہے اس سے ظاہر ہے کہ حضور کس طرح اپنے خاص احباب کی اصلاح فرمایا کرتے اور کیونکر انہیں اعلیٰ مدارج یقین پر پہنچانے کی سعی فرماتے"؟

(حضرت مولوی صاحب سے مراد مولانا نورالدین ہیں نور اللہ مرقدہ)

"ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب نے کہا۔ حضور یہاں کمیٹی بنے گی۔ ہماری طرف سے کوئی ممبر ہونا چاہئے۔

فرمایا! مولوی صاحب آپ موجودہ حالت کو دیکھتے ہو اور میری آئندہ پر نظر ہے۔

2۔ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب نے کہا کہ حضور وہ دوائی بہت مفید ہے فلاں مریض اس سے تندرست ہوا فلاں اور فلاں۔

فرمایا! مولوی صاحب دوا نے تو صحت نہیں بخشی خدا نے بخشی وہی دوائی کئی کے لئے مضر بھی ہو گئی نفع و ضرر خدا کے اختیار میں ہے۔ شفاء کو اپنے یا کسی کی طرف منسوب کرنا ہی شرک ہے۔

3۔ کچھ دن ہوئے حضرت مولوی صاحب نے خط پیش کیا کہ کسی نے مجھے لکھا ہے کہ فلاں راجہ کی طرف اگر اپنے دعاوی کی ایک کتاب مختصر لکھی جائے تو وہ چاہتا بھی ہے ہدایت پا جائے اور ساتھ ہی عرض کیا حضور لکھ دیں با برکت بات ہے خواہ! خصوصیت سے اس کو مخاطب نہ فرمایا جائے۔

فرمایا۔ مولوی صاحب! اگر اس میں حق کی تڑپ ہے تو وہ براہ راست کیوں نہیں لکھتا خدا کے ماموروں میں شان کبریائی ہوتی ہے یہ لوگ امراء کے لئے متکبر فقراء کے لئے متواضع ہوتے ہیں۔ ہمارے اوقات ایسے معمولی نہیں"

(تشحیذ الاذہان 1915ء جلد 10 نمبر 3 صفحہ 31)

جلسہ یوم خلافت

بمقام اقامۃ الظفر وقف جدید۔ ربوہ

27 مئی کا دن تاریخ احمدیت میں بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود 26 مئی 1908ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اس سے اگلے روز یعنی 27 مئی کو حضور اقدس کا جنازہ پڑھا جانے سے قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے لئے قدرت ثانیہ کا عظیم الشان جلوہ ظاہر فرمایا اور ساری جماعت نے منشاء الٰہی سے بالاتفاق حضرت مسیح موعود کے سب سے زیادہ مخلص، قدیمی دوست، وفا شعار اور اطاعت گزار وجود حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کو اپنا واجب الاطاعت امام اور خلیفہ منتخب کیا۔ اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس دن کی اہمیت اور مناسبت سے ہر سال اجلاسات اور پروگرام منعقد کر کے خلافت کی اہمیت، اس کا مقام اور برکات بیان کی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں 27 مئی 2001ء کو ایک تقریب کا اہتمام اقامۃ الظفر وقف جدید دارالصدر غربی حلقہ لطیف میں کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد تین طلباء مکرم محمد افضل متین صاحب، مکرم رانا ارشد محمود صاحب اور مکرم رضوان احمد طیب صاحب نے بالترتیب نظام خلافت، حضرت مسیح موعود کا وصال اور قدرت ثانیہ کا ظہور، اور سیرۃ حضرت مسیح موعود پر نہایت عمدگی سے تقاریر کیں مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مخصص نے "جماعت احمدیہ اور نظام خلافت" پر روشنی ڈالی۔

مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے مختصر اور مدلل خطاب میں خلافت اور جماعت احمدیہ کا تعلق اور رشتہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ اول نے انتخاب خلافت کے بعد اپنے پہلے خطاب میں فرمایا تھا کہ "بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے"۔

خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفاداری کا تعلق قائم رکھنا ضروری ہے اس کی خاطر اپنی تمام حریت اور بلند پروازیں یعنی خیالات کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے خیالات ترک کر کے خلیفہ کے خیالات کو اختیار کرے۔

محترم چوہدری صاحب کے اس صدارتی خطاب کے بعد ناظم وقف جدید محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب نے مہمان خصوصی اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ کے حقیقی اطاعت کرنے والے پروانے بنا دے۔

آخر پر محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں اقامۃ الظفر کے طلباء کے علاوہ کئی بزرگان اور مہمانان کرام بھی شریک ہوئے۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینرز اور چارٹس کی مدد سے سجایا گیا تھا۔ کل حاضری 130 تھی۔

☆☆☆☆

اجلاس واقفین نو محلہ نصیر آباد ربوہ

مورخہ 30۔ اپریل 2001ء کو بعد نماز عصر بیت عزیز محلہ نصیر آباد عزیز میں واقفین نو بچوں اور ان کے والدین کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نمائندہ وکالت وقف نو نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مربی صاحب وقف نو نے وقف نو کی اہمیت کے پیش نظر والدین اور واقفین نو بچوں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز پنجگانہ۔ تلاوت قرآن کریم نماز جمعہ اور M.T.A پر حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سننے کا جائزہ لیا نیز حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کے لئے کہا گیا اور اسی طرح فائلوں کی تکمیل اور رضا کارانہ کلاسز میں بچوں کی حاضری کو بہتر بنانے کی درخواست کی گئی۔ محترم عبدالرشید طاہر صاحب معلم وقف جدید نے بھی والدین اور بچوں کو مختلف نصائح فرمائیں۔ سیکرٹری صاحب محلہ مکرم محمد سلیم صاحب نے بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

حاضری اجلاس واقفین نو 70/92 واقفات نو 24/33 والد 18 مائیں 62 دیگر احباب و خواتین اور بچے 16

(وکالت وقف نو)

رپورٹ سیر سوز و واٹر پارک لاہور

واقفین نو دارالعلوم شرقی ربوہ

مکرم سلامت محمود صاحب سیکرٹری وقف نو دارالعلوم شرقی نے مورخہ 13 مئی 2001ء کو بڑی عمر کے واقفین نو کے لئے سوز و واٹر پارک لاہور کی سیر کا پروگرام بنایا۔ 25 واقفین نو اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ صبح چھ بجے ربوہ سے دعا کے ساتھ روانگی ہوئی۔ اور دس بجے بخیریت سوز و واٹر پارک پہنچ گئے۔ روانگی سے قبل بچوں نے حسب توفیق صدقہ ادا کیا۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

قسط اول

تقریر جلسہ سالانہ 1977ء

احد کا پہاڑ جانفروشی، صبر و ثبات اور غیرت توحید کی گواہی دے رہا ہے

غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خلق عظیم

جنگ احد کے مسلسل واقعات کا بیان اور رسول اللہ ﷺ کے لازوال اخلاق کی تجلیات

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

گزشتہ سال خاکسار نے اس موضوع پر ایک اصولی تمہید میں حضور ﷺ کے غزوات کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے خلق عظیم کا ایک ہلکا سا خاکہ پیش کر کے غزوہ بدر، فتح مکہ اور محاصرہ طائف کے واقعات سے اس خاکہ میں کچھ رنگ بھرنے کی کوشش کی تھی۔ آج اللہ کی توفیق سے یہ ارادہ ہے کہ اس اصولی خاکہ کو دوبارہ عرض کر کے غزوہ احد کے واقعات سے اس میں رنگ بھرے جائیں۔ خاکسار نے گزشتہ سال عرض کیا تھا:

جامع نمونہ

ہمارے حضور، آپ پر اپنے رب کے ہزاروں سلام اور لاکھوں درودھوں غزوات میں صرف اپنے رب پر نہایت درجہ کامل توکل رکھتے تھے مگر جامع اور اعلیٰ پایہ کی تدبیر بھی فرماتے۔ اپنے مولیٰ کریم کے حضور ﷺ دعا اور التجا کو کمال تک پہنچاتے مگر ظاہری سامانوں کا انتظام بھی پوری طرح فرماتے۔ حضور ﷺ شجاع اور بہادر تھے بقول حضرت براء بن عازب ؓ جنگ کی شدت میں ہم سے وہی بہادر سمجھا جاتا تھا جو حضور ؐ کے ساتھ ٹھہر سکے مگر اس شجاعت کے باوجود طبیعت میں تہور نام کو بھی نہ تھا۔ حد درجہ غیرت مند تھے مگر ظلم اور ناانصافی سے کلیتاً پاک تھے۔ دشمن کے مقابلے میں مدافعت کے ہر جائز پہلو کو اختیار فرماتے مگر جارحیت اور جبر و اکراہ سے کبھی دامن آلودہ نہ ہوا۔ دشمن کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے فوری اور بروقت اقدام فرماتے مگر دشمنوں سے مڈھ بھیڑ کی خواہش کو ناپسند فرماتے اور اپنے رب سے عافیت طلب کرتے۔ آپ ؐ کے رب نے آپ ؐ کو بے مثال فتوحات سے نوازا مگر اس کے شکر کے علاوہ کبھی غرور یا فخر کا شائبہ آپ ؐ کی طبیعت میں پیدا نہ ہوا۔ فاتحانہ شان کے ساتھ دشمن پر غالب آئے مگر دشمن کے انسانیت سوز ظلموں کے باوجود اس کو عفو و رحم سے نوازا۔ اپنی مہمات کے لئے پورا جذبہ و جوش رکھتے تھے مگر حکمت و دانش مندی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھٹا۔ اپنے موقف کے لئے صحیح جدوجہد کی ہر راہ اختیار فرمائی مگر ہزار ظاہری فائدہ کے باوجود عہد و پیمان کی پابندی میں کبھی بال برابر کوتاہی نہ فرمائی۔ مشکلات مصائب اور دشمن کی ظاہری لحاظ سے کئی گنا طاقت کا پورا احساس ہوتا تھا مگر عزم و ارادہ کی پختگی اور استقامت میں کبھی فرق نہ آیا۔ غزوات میں سارے لشکر کی قیادت کی ذمہ داری سرانجام دینے کے لئے پہلی صفوں سے ہٹ کر مقام قیادت (کمانڈ پوسٹ) سے رہنمائی بھی فرماتے۔ مگر حسب موقعہ صف اول میں عام سپاہیوں کی طرح شریک بھی ہوتے۔ اور جنگ سے پہلے اور بعد عام سپاہیوں کی طرح خدمات میں برابر شرکت فرماتے۔ ظاہری اور مادی سامانوں کے لحاظ سے اور لشکر کی تعداد کے لحاظ سے کمی کا پورا علم اور احساس رکھتے ہوئے بھی خدا کے نام کی غیرت کے لئے خدا کی عظمت کا نعرہ بلند کرنے سے نہ رکتے۔ طاقت قوت کا غلبہ رکھتے ہوئے بھی اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہوتا تو صلح کو قبول فرماتے۔ دشمن کے جارحانہ حملوں کے توڑ کے لئے پوری قوت استعمال فرماتے۔ مگر عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں اور راہبوں اور دشمن فوج کے ساتھ کام کرنے والے خادموں اور مزدوروں پر حملہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے باوجود حد درجہ بصیرت اور فہم اور دانائی اور حکمت کا مجسمہ ہونے کے اپنے ادنیٰ متبعین کی مفید رائے کو قبول فرماتے اور اس پر اظہار خوشنودی فرماتے جس سے دشمن کا جانی اور مالی نقصان کم سے کم ہو۔ جذبہ شوق جہاد و شہادت طبیعت میں یہ خواہش پیدا کرتا تھا کہ ہر محاذ پر خود پہنچیں۔ ہر سریہ پر خود تشریف لے جائیں مگر حکمت اور مصلحت اور شفقت علیٰ خلق اللہ سے اس شدت خواہش کو بھی حدود میں پابند فرماتے۔

صفات حسنہ کی تجلی

الغرض حضور ﷺ کے غزوات کے میدانوں میں بھی تلوار کی چمک نہیں بلکہ خلق عظیم کی چمک پیدا ہوئی صفات حسنہ کی تجلی کا ظہور ہوا اور یہ باتیں محض دعویٰ نہیں ٹھوس تاریخی واقعات کی شہادت اپنے ساتھ رکھتی ہیں۔ بدر کا میدان گواہ ہے کہ اس نے توکل اور متضرعانہ دعاؤں کا بے مثال نظارہ دیکھا۔ احد کا پہاڑ جان فروشی اور صبر و ثبات اور خدا کے نام کے لئے غیرت کی گواہی دے رہا ہے۔ مدینہ کی خندق مسلسل بھوک کی برداشت بے پناہ محنت جانفشانی استقامت اور شانہ بشانہ شرکت عمل کا نشان ہے۔ حدیبیہ طاقت و قوت کے باوجود امن و صلح و آشتی سے پیار کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ فتح مکہ حسین انتظام و جامع Planning اور عفو و رحمت عام اور فتح مبین کا نظارہ دکھلا رہی ہے حنین کی وادی شجاعت و اقدام کا مافوق البشر مظاہرہ پیش کرتی ہے۔ طائف کی فصیل تہور اور جانی دشمنوں کے خلاف بھی بغض و کینہ سے پاک عظمت کا جلوہ دکھاتی ہے غرض مکہ و مدینہ طائف اور تبوک. خیبر اور حدیبیہ عرب کے صحرا اور نخلستان وادیاں اور ٹیلے گھاٹیاں اور قلعے گواہ ہیں ان خلق عظیم کے جن کی ایک ہلکی سی جھلک پیش کرنا اس وقت مقصود ہے۔

غزوہ احد کے حالات

خاکسار آج اللہ کی توفیق سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ غزوہ احد کے واقعات کے مسلسل بیان کے ذریعہ خلق عظیم کی ہلکی سی تجلی پیش کرے۔ غزوہ احد 3ھ میں شوال کے دوسرے ہفتہ میں وقوع پذیر ہوا۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار مکہ کو ایک ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور سوائے ابوسفیان کے جو بدر میں شامل نہیں تھے۔ قریش کے سارے بڑے سردار اس جنگ میں کیفر کردار کو پہنچے تھے۔ قریش کے سرداروں کی صف دوئم جو نوجوانوں پر مشتمل تھی اس ذلت کا انتقام لینے کے لئے بے تاب تھی چنانچہ ان کا وفد جو عبداللہ بن ربیعہ، عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ پر مشتمل تھا ابوسفیان سے ملا اور تجویز یہ پیش کی کہ ابوسفیان کی سرکردگی میں جو تجارتی قافلہ بھاری نفع لے کر شام سے آیا تھا اس کی تمام آمد مدینہ پر حملہ کے خرچ کے لئے وقف کر دی جائے۔ ابوسفیان نے بہ کمال شوق یہ تجویز منظور کی اس قافلہ کا راس المال 50 ہزار اشرفی پر مشتمل تھا اور 50 ہزار اشرفی بطور نفع حاصل ہوئی تھی۔ یہ رقم ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی بلکہ مکہ کے پنچائت گھر دارالندوہ میں محفوظ تھی اس کے علاوہ 1000 اونٹ بھی اس تجارتی قافلہ سے وابستہ تھے۔ باہمی رضامندی سے فیصلہ ہوا کہ راس المال تو اصل مالکوں کو واپس لوٹا دیا جائے مگر تمام منافع اور اونٹ آنحضرت ﷺ کے خلاف حملہ کی مہم میں استعمال کئے جائیں چنانچہ بڑے زور و شور سے لشکر کی تیاری شروع ہوئی۔ سرداران قریش نے دو شاعروں کو جن میں ایک ابوعزہ نامی جو بدر میں ہی مسلمانوں کی قید میں پکڑا گیا تھا اور حضور ﷺ نے اس کی عاجزانہ درخواست پر اس کو احسان کر کے بغیر فدیہ لئے چھوڑ دیا تھا بھی شامل تھا اس ڈیوٹی پر متعین کیا کہ وہ علاقہ میں پھر کر اپنی شاعری سے مسلمانوں کے خلاف غم و غصہ کی ایک آگ بھڑکا دے چنانچہ قریش اور ان کے اتحادیوں احابیش اور بنوکنانہ کے بعض قبائل پر مشتمل 3 ہزار جنگجو سپاہیوں کا ایک لشکر جرار تیار ہوا جن میں 7 سو سپاہی زرہ پوش تھے۔ 2 سو گھوڑوں کا ایک رسالہ لشکر کے ہمراہ تھا اور سواری اور سامان رسد و حرب کے لیئے تین ہزار اونٹ ساتھ تھے۔ جاہلی عرب میں جوش حمیت و غیرت کو بھڑکانے اور

میدان جنگ میں ثابت قدمی میں شدت پیدا کرنے کے لئے عورتیں بھی لشکر کے ساتھ ہوتی تھیں اسی طریق کے مطابق قریش مکہ کے چوٹی کے خاندانوں کی پندرہ خواتین اس لشکر کے ہمراہ تھیں جو اپنے رجزیہ گیتوں اور بدر میں مرنے والوں پر ماتمی قصیدوں اور دفوں اور دیگر آلات موسیقی کے ذریعہ لشکر کے جوش و اشتعال میں اضافہ کرتی تھیں۔

قریش کے اس لشکر کی تیاری اور روانگی کی خفیہ اطلاع حضور ﷺ کو تحریری مل چکی تھی۔ لیکن حضور ﷺ کے علاوہ صرف دو صحابہؓ اور ایک صحابیؓ خاتون کو اس کا علم تھا یہاں تک کہ دس بارہ روز بعد لشکر مدینہ کے قریب پہنچ گیا اور پہلے اس نے مدینہ کے جنوب میں ذوالحلیفہ مقام پر جو اہل مدینہ کی میقات حج ہونے کی وجہ سے معروف ہے پڑاؤ ڈالا پھر مدینہ کے مغرب سے گزر کر شہر کے شمال میں عینین پہاڑ کے قریب اپنا مورچہ بنالیا۔ حضور ﷺ نے ان کی نقل و حرکت کا جائزہ لینے کے لئے انسؓ اور مونسؓ نامی دو نوجوان سکاؤٹس بھیجے جنہوں نے آکر رپورٹ کی کہ لشکر کفار نے مدینہ کے عریض نامی زرعی علاقہ کو اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو چرا کر صاف کر دیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے ایک زیرک صحابی حباب بن منذر کو لشکر کی خبر کے لئے بھیجا۔ حباب بڑی ہوشیاری سے کفار کے لشکر میں داخل ہو گئے۔ اور ان کی تعداد اور قوت کا پورا اندازہ کر کے حضورؐ کی خدمت میں اطلاع دی۔ یہ جمعرات کا روز تھا۔ اسی رات مدینہ میں خصوصی پہرہ کا انتظام کیا گیا اور انصار مدینہ کے دونوں قبائل اوس و خزرج کے چوٹی کے سردار یعنی حضرت سعد بن معاذؓ۔ اسید بن حضیرؓ اور سعد بن عبادہؓ نے ایک دستہ کے ہمراہ یہ رات مسجد نبوی میں گزاری تاکہ کسی صورتحال کے پیدا ہونے پر حضور ﷺ کی رہنمائی میں اس کا تدارک کیا جاسکے۔ دوسرے دن جمعہ کے روز حضور ﷺ نے وسیع پیمانے پر مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی جو بعد میں منافقین کی تنظیم کا سردار بنا۔ مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ حضور ﷺ کے مشورہ طلب کرنے پر اکابر مہاجرین اور انصار نے بالعموم یہ مشورہ عرض کیا کہ مدینہ کے اندر رہ کر دشمن کے حملہ کا مقابلہ کیا جائے کیونکہ پہاڑیوں اور مکانات کے تسلسل کی وجہ سے مدینہ کو مضبوط دفاعی پوزیشن حاصل تھی اور مدینہ کی عورتیں اور بچے اپنے لشکر کی مدد کے لئے پہاڑیوں اور مکانوں کی بلندی سے دشمن کے لشکر پر پتھر کی بارش برسانے کا ملکہ رکھتے تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کی بھی یہی رائے تھی۔ کتب حدیث و سیرۃ سے ایسا تاثر ہوتا ہے کہ خود حضور ﷺ کا رجحان بھی اسی طرف تھا کہ مدینہ میں رہ کر لشکر قریش کے حملہ کا دفاع کیا جائے۔ اس روز حضور ﷺ نے اپنی (گزشتہ رات کی) ایک رویا کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے کچھ گائے ذبح ہوتی دیکھی ہیں اور میں نے دیکھا کہ میری تلوار کی دھار کا ایک سرا ٹوٹ گیا ہے اور یہ نظارہ بھی کہ میں نے ایک مضبوط زرہ کے اندر ہاتھ داخل کیا ہے اور پھر یہ بھی ایک کبش یعنی مینڈھا میرے پیچھے ہے۔ ان نظاروں کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ گائے ذبح ہونے سے مراد کچھ صحابہ کی شہادت ہے اور تلوار کی دھار ٹوٹنے سے مراد یہ ہے کہ مجھے کچھ تکلیف ہوگی اور میرے خاندان میں سے کوئی ضرور شہید ہو جائے گا اور مضبوط زرہ سے مراد مدینہ کا شہر ہے اور کبش سے مراد دشمن لشکر کا حامی و مددگار ہے۔

عزم اور توکل

مشورہ کے وقت نوجوان صحابہ جو جوش شہادت سے سرشار تھے اور بدر میں نہ شامل ہو سکنے کا دکھ ان کے سینہ میں تھا بڑے جوش سے مصر تھے کہ مدینہ سے باہر نکل کر دشمن کے خلاف پیش قدمی کی جائے اور مبادا لوگوں میں مشہور ہو جائے کہ مسلمان خائف اور بزدل ہیں۔ چونکہ مشورہ دینے والوں کی اکثریت اسی طرف مائل تھی اور دو ایک بزرگ صحابہ بھی یہی رائے رکھتے تھے اس لئے حضور ﷺ نے اکثریت کے مشورہ کو قبول فرما کر مدینہ سے باہر جا کر دشمن کے خلاف پیش قدمی کر کے فیصلہ کا اعلان فرمایا اس کے بعد حضور ﷺ نے نماز جمعہ پڑھائی اور صحابہ کو وعظ کرتے ہوئے جانفشانی اور جدوجہد کا ارشاد فرمایا اور یہ بشارت دی کہ اگر وہ صبر کریں گے تو اللہ کی نصرت ان کے شامل حال ہوگی۔ اور ان کو ہدایت دی کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری شروع کی جائے۔ لکھا ہے کہ اس موقعہ پر لوگوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی پھر حضور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اب شہر کے علاوہ مدینہ کی اضافی بستیوں کے مسلمان بھی جمع ہو چکے تھے۔ حضور ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی مدد سے حضور ﷺ نے عمامہ اور لباس اور ہتھیار آراستہ فرمائے۔ ادھر صحابہ صف آراستہ باہر منتظر تھے اور ان میں انصار کے دو بزرگوں نے اپنے ساتھیوں کی توجہ اس طرف دلائی کہ تم لوگوں نے حضور ﷺ کے منشاء کے خلاف مدینہ سے باہر نکل کر پیش قدمی پر اصرار کیا ہے۔ حضورؐ کو آسمان سے رہنمائی ملتی ہے مناسب یہی ہے کہ تم حضورؐ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے عرض کرو جو حضور ﷺ فیصلہ فرمائیں اس کی پوری طرح اطاعت کرو۔ اس پر لوگوں میں ایک احساس ندامت پیدا ہوا۔ جب حضور ﷺ باہر تشریف لائے تو حضور ﷺ ہتھیاروں سے آراستہ تھے۔ دو زرہیں زیب تن تھیں اور کمر میں چمڑے کی ایک پٹی باندھ کر تلوار حمائل فرمائی ہوئی تھی۔ پشت مبارک پر حضور ﷺ نے ڈھال رکھی ہوئی تھی حضور ﷺ اپنے سکب نامی گھوڑے پر سوار ہوئے اور دست مبارک میں ایک نیزہ تھا۔ اس موقع پر خدام نے ندامت کے ساتھ عرض کیا کہ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ سے باہر نکل کر پیش قدمی پر اصرار کیا ہے ہماری درخواست ہے کہ حضور ﷺ جیسا پسند کریں فیصلہ فرمائیں۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "نبی کے لئے مناسب نہیں کہ جب وہ ہتھیار پہن لے تو ان کو اتار دے قبل اس کے کہ اللہ خود اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ اب اللہ کا نام لے کر روانہ ہو اور جب تک تم صبر اور ثابت قدمی پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ کی مدد تمہیں ملتی رہے گی۔ روانگی سے قبل حضور ﷺ نے تین نیزے طلب فرمائے اور ان پر اپنے دست مبارک سے تین جھنڈے باندھے۔ اوس کا جھنڈا اسید بن حضیر کو مرحمت فرمایا۔ خزرج کا جھنڈا حباب بن منذر کو عطا ہوا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمایا جو جنگ سے قبل بعض مصالح کی وجہ سے مصعب بن عمیر کو دے دیا گیا۔ اپنی غیر موجودگی میں حضور ﷺ نے عبداللہ بن ام مکتوم کو جو ظاہری بینائی سے محروم تھے امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ مدینہ کے مرکزی حصہ سے روانہ ہو کر حضور ﷺ شیخین نامی علاقہ کی طرف بڑھے (جہاں مدینہ کے پرانے پتھر سے بنے ہوئے حفاظتی قلعے تھے) یہاں حضور ﷺ نے قیام فرما کر لشکر کا جائزہ لیا۔ کم عمر لڑکے جو شوق شہادت میں لشکر کے ہمراہ آ گئے تھے یہاں سے واپس کئے گئے ان نو عمر لڑکوں میں رافع بن خدیج بھی تھے جن کے متعلق عرض کیا گیا کہ یہ تیراندازی میں مہارت رکھتے ہیں حضور ﷺ نے ان کی طرف نگاہ کی تو وہ لشکر کی صف میں اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑے ہو گئے تاکہ لمبے نظر آئیں ان کی یہ تدبیر کام آگئی اور لشکر میں شمولیت کے لئے قبول کر لئے گئے اس پر ایک نو عمر لڑکے سمرہ بن جندب جن کو واپسی کا ارشاد ہوا تھا اپنے گارڈین کے پاس گئے اور کہا کہ رافع کو اجازت مل گئی ہے اور مجھے انکار ہو گیا ہے حالانکہ میں رافع کو کشتی میں پچھاڑ لیتا ہوں معاملہ حضور ﷺ تک پہنچا حضور ﷺ نے فرمایا اچھا تو دونوں کشتی کرو کشتی ہوئی اور سمرہ نے رافع کو گرا لیا اور اس طرح سمرہ کو بھی رافع کے ساتھ جانے کی اجازت مل گئی۔

شیخین میں قیام کے دوران یا اس کے راستہ میں حضور ﷺ نے مدینہ کے یہود کی قریش مکہ کے مقابلہ میں اسلامی لشکر کی امداد کی تجویز کو رد فرمادیا اور اس امر سے کراہت کا اظہار فرمایا کہ مشرکوں سے مقابلہ کے لئے کفار کی مدد حاصل کی جائے۔ شروع رات حضور ﷺ نے شیخین میں قیام فرمایا اور محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں 50 پہریداروں کی یہ ڈیوٹی لگائی کہ وہ رات بھر لشکر کے گرد چکر لگاتے رہیں۔ شیخین مقام تک آپ کی پیش قدمی اعلانیہ تھی اور جیسا کہ طبقات ابن سعد کے مصنف لکھتے ہیں دشمن کو بھی یہاں تک آپ کی پیش قدمی کا علم تھا مگر نصف رات کے بعد آپؐ نے اس ہزار آدمی کے لشکر کے ساتھ نہایت خفیہ نقل و حرکت شروع کی۔ حضور ﷺ نے کسی ایسے دوست کو طلب فرمایا جو اسلامی لشکر کی اس طرح راہنمائی کرے کہ دشمنؓ کے علم کے بغیر اسلامی لشکر دشمن کے لشکر کے قریب پہنچ جائے۔ بنو حارثہ قبیلہ کے ایک صحابی ابو خیثمہ نے یہ ذمہ داری قبول کی اور اگرچہ اسلامی لشکر کو مدینہ کے شمال مغرب کو جانا تھا مگر وہ شمال مشرق کو روانہ ہوا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر بڑی حکمت عملی کے ساتھ فجر کی نماز کے وقت دشمن کی پشت پر پہنچ گیا اور احد کے پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوا۔ یہاں پہنچنے سے پہلے شواط مقام پر عبداللہ بن ابی سلول جو نہ تو حضور ﷺ کی حکمت عملی کو سمجھ سکا تھا اور نہ ہی نصرت و تائید الٰہی کی معرفت رکھتا تھا تین سو آدمیوں کے ساتھ جو گویا اسلامی لشکر کا ایک تہائی حصہ تھا غداری کرتے ہوئے واپس مدینہ لوٹ گیا اب اسلامی لشکر میں صرف سات سو سپاہی رہ گئے جن میں صرف 100 زرہ پوش تھے اور گھوڑوں کی تعداد اتنی کم کہ بعض مورخین قطعیت کے ساتھ کہتے ہیں کہ کل لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے جب کہ مخالفین کا لشکر 3000 جنگجو سپاہیوں پر مشتمل تھا جس میں سات سو زرہ پوش دو سو گھوڑ سوار اور ایک سو ماہر تیرانداز تھے اور ان کے ساتھ تین ہزار اونٹ تھے۔ اسلامی لشکر حکمت کے ساتھ نقل و حرکت کرتا ہوا کفار کے لشکر کے عقب میں پہنچ گیا اور صبح کی نماز کے وقت کفار نے دیکھا کہ اسلامی لشکر ان کی پشت پر ہے۔ یہاں پہنچ کر حضور ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور جس دانشمندی سے لشکر کی صف آرائی فرمائی اس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے بھی ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ واذ غدوت من اهلك (-) حضور ﷺ نے احد پہاڑ کے سلسلہ کو اسلامی لشکر کی پشت پر رکھ کر اس کو ایک فصیل کی حیثیت دے دی اور اس پہاڑی سلسلہ کے آگے بڑھے ہوئے پہاڑ عینین کو اور رقاۃ کی ندی کو لشکر کے بائیں بازو کی حفاظت کا ذریعہ بنایا عینین پہاڑ پر ایک درہ تھا جہاں سے یہ خطرہ ہو سکتا تھا کہ دشمن رسالہ اس درہ کے راستے اتر کر نہایت تیزی کے ساتھ اس وقت پیدل مسلمان لشکر پر حملہ آور ہو جائے جب وہ اپنے سے چار گنا لشکر سے معروف پیکار ہو چکا ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ نے کمال محبت اور حسن تدبیر کے ساتھ 50 مسلمان تیرانداز عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں اس درہ پر متعین فرمائے۔ حضور ﷺ کو اس درہ کی حفاظت کا اس قدر خیال تھا کہ ان مسلمان تیراندازوں کو ارشاد فرمایا خواہ جنگ کا نتیجہ کچھ بھی ہو تم بہرحال اپنی پوزیشن نہ چھوڑنا بلکہ ایک روایت کے مطابق اس حد تک تاکید فرمائی کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا جب تک کہ تمہیں میری طرف سے پیغام نہ ملے۔ اب حضور ﷺ اور اسلامی لشکر کے سامنے مدینہ کا شہر تھا پشت پر احد کا پہاڑی سلسلہ اور بائیں ہاتھ عینین کا پہاڑ اور رقاۃ

کانالہ اور درہ کے لئے تیر اندازوں کا دستہ۔ ساتھ ہی بڑی سختی سے حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اسلامی لشکر کے پیدل سپاہی بھی اپنی پوزیشن پر قائم رہیں اور آگے بڑھ کر دشمن پہ حملہ نہ کریں۔ ایک صحابی نے جو اس حکمت عملی کو نہ سمجھ سکے تھے یہ تک کہہ دیا کہ دشمن لشکر زرعی علاقہ اجاڑ رہا ہے اور ہمیں لڑنے سے ممانعت ہے۔ اس زبردست حکمت عملی کے ذریعہ جو گزشتہ رات کی فوجی نقل و حرکت کے نتیجہ میں حاصل ہوئی تھی دشمن لشکر کو دو باتوں میں سے ایک پر مجبور کر دیا گیا کہ یا تو وہ مدینہ کے شہر پر جو پہاڑوں اور مکانات کے تسلسل کی وجہ سے دفاعی طور پر محفوظ تھا اس حالت میں حملہ کرے کہ سامنے سے مدینہ کی خواتین اور لڑکے بلندی سے اس پر پتھروں کی بارش کریں اور پشت سے اسلامی لشکر ان پر حملہ آور ہو یا دوسری صورت یہ کہ کفار کا لشکر اسلامی لشکر پر ایسی صورت میں حملہ آور ہو کہ اسلامی لشکر کی پشت اور پہلو محفوظ ہوں اور کفار کا لشکر صرف سامنے سے اس پر حملہ کر سکتا ہو۔

حضور ﷺ کی یہ حکمت عملی کامیاب ہوئی اور کفار کا لشکر صرف سامنے کی طرف سے اسلامی لشکر پر حملہ کرنے پر مجبور رہا۔ اب دونوں لشکر جنگ کے لئے تیار تھے۔ کفار کے لشکر کی عمومی کمان ابو سفیان کے ہاتھ میں تھی لشکر کا جھنڈا قریش کے روایتی علمبردار خاندان کے ایک فرد طلحہ کے ہاتھ تھا باہر تیر اندازوں کے دستہ کا سردار عبداللہ بن ربیعہ تھا اور رسالہ کو دستوں میں بانٹ کر لشکر کے دائیں اور بائیں طرف متعین کیا گیا تھا دائیں رسالہ کی کمان خالد بن ولید اور بائیں رسالہ کی کمان عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص کے سپرد تھی۔

دشمن کی ناکام چالیں

لڑائی شروع ہونے سے پہلے دشمن نے اسلامی لشکر میں پھوٹ ڈلوانے اور انصار مدینہ کی حضور ﷺ کی مدد سے دستکش کرنے کی دو ناکام چالیں چلیں۔ پہلے تو ابو سفیان نے اوس و خزرج کو پیغام بھیجا کہ ہماری تم سے کوئی لڑائی نہیں نہ ہمیں تم سے لڑنے کی کوئی ضرورت ہے۔ حضور ﷺ اور ان کے مہاجر ساتھی ہمارے عم زاد ہیں ان کا اور ہمارا معاملہ ہے تم ہمارے درمیان حائل نہ ہو۔ انصار مدینہ تو حضور ﷺ کے لئے شاید مہاجرین سے بھی بڑھ کر یا کم از کم مہاجرین کے برابر فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے۔ انہوں نے نہایت تلخی کے ساتھ اس پیش کش کو رد کر دیا۔ دوسری چال اس سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ مدینہ میں حضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل اوس قبیلہ کا ایک شخص ابو عامر تھا جس نے مدینہ کے باشندوں پر نیکی اور بزرگی کا بڑا رعب ڈال رکھا تھا اور راہب کے لقب سے معروف تھا جب اہل مدینہ نے حضور ﷺ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تو یہ شخص بغض و عداوت سے بھر گیا اور مدینہ چھوڑ کر کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر مکہ چلا گیا اس کا دعویٰ تھا کہ میں مدینہ پہنچ کر جب اہل مدینہ کو بلاؤں گا تو وہ یک زبان اس کی آواز پر لبیک کہیں گے چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بڑے زعم میں اسلامی لشکر کے قریب آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ اے قبیلہ اوس کے لوگو! میں ابو عامر ہوں انصارؓ نے یک زبان ہو کر کہا دور ہو جا اے عہد شکن تیری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو اور ساتھ ہی دونوں فریقوں میں پتھراؤ شروع ہو گیا جس پر ابو عامر اور اس کے ساتھی پشت پھیر کر بھاگ گئے۔

صحابہ کی داد شجاعت

اب لڑائی تیار تھی۔ قریش کے لشکر کی خواتین نے دف اور آلات موسیقی کے ساتھ رجزیہ اشعار پڑھ کر اپنے لشکر کو جنگ پر ابھارنا شروع کیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک تلوار نکالی اور فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرتا ہے۔ بہت سے کبار صحابہ کے ہاتھ اس سعادت کے لئے بڑھے مگر یہ خوش نصیبی ایک بہادر مسلمان ابو دجانہؓ کو ملی وہ بڑے ناز سے دونوں لشکروں کے درمیان چلنے لگے حضور ﷺ نے ان کا یہ انداز دیکھا تو فرمایا خدا تعالیٰ کو یہ انداز ناپسند ہے مگر ایسے موقعوں پر ناپسند نہیں۔ حضرت زبیر جو ایک مقرب صحابی اور قریبی عزیز تھے انہوں نے ابو دجانہ سے پہلے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کی تلوار لینے کے لئے بڑھایا تھا اور ان کو اپنی محرومی کا بڑا دکھ تھا ان کا بیان ہے کہ ابو دجانہ بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے دشمن کی صفیں چیر کر ان کے پشت کی طرف پہاڑ تک پہنچ گئے جہاں قریش عورتیں تھیں اور وہاں وہ مشہور ہندہ جو حضرت حمزہ کی شہادت کے بعد آپ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی کے سر پر ابو دجانہ نے حضور ﷺ کی دی ہوئی تلوار حملہ کرنے کے لئے بلند کی اور پھر بغیر وار کئے واپس کھینچ لی۔ حضرت زبیر نے یہ نظارہ دیکھ کر بے ساختہ کہا واقعہ میں خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں ابو دجانہ کا اپنا بیان ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ بڑے جوش اور غصہ میں لشکر کو ابھار رہا ہے میں نے اس کا قصد کیا اور جب اس پر حملہ کیا تو دیکھا کہ وہ کوئی عورت ہے اور میں نے سوچا کہ حضور ﷺ کی تلوار کی شان اس سے بالا ہے کہ میں ایک عورت پر اس سے حملہ کروں"۔ اب جنگ پورے زور سے شروع تھی قریش کے رسالے نے پہلے سامنے کے رخ سے اسلامی لشکر پر حملہ کرنے کی کوشش کی یہاں حضور ﷺ نے حضرت زبیرؓ اور حضرت مقداد بن اسود کی سرکردگی میں اسلامی دستوں کی خصوصی ڈیوٹی مقرر کی تھی کہ وہ دونوں پہلوؤں سے قریش کے رسالہ کا مقابلہ کریں۔ حضرت زبیر اور حضرت مقداد نے نہ صرف قریش کے رسالہ کو روکا بلکہ اس پر زور سے حملہ کر کے اس کو پسپا کر دیا۔ پھر خالد بن ولید نے اپنے رسالہ کو لے کر اس درہ کے ذریعہ حملہ کرنے کی کوشش کی جہاں حضور ﷺ نے کمال حکمت سے مسلمان تیر اندازوں کا دستہ متعین فرمایا تھا اور ان تیر اندازوں کے تیروں کے سامنے خالد کا رسالہ ناکام ہو گیا اور اس طرح حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریش کے رسالہ کو مفلوج کر دیا۔ ادھر چند سوؓ مسلمان فوج پونے تین ہزار کے لشکر جرار کے مقابلہ میں جرات ایمانی کا عظیم مظاہرہ کر رہی تھی حضرت حمزہؓ حضرت علیؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت ابو دجانہؓ حضرت مصعب بن عمیرؓ اور دوسرے سب انصار و مہاجرینؓ فدائیت کے شاندار نمونے دکھا رہے تھے۔ حضور ﷺ کے خواب کے مطابق قریش کا علمبردار جو شروع جنگ میں اسلامی لشکر کو چیلنج دیتا ہوا آگے بڑھا تھا حضرت علیؓ کے ہاتھ سے کیفر کردار کو پہنچا اور حضور ﷺ نے اس موقع پر خدا تعالیٰ کی کبریائی کا نعرہ بلند فرمایا۔

پھر باری باری قریش کے 9 علم بردار اسلامی لشکر کی فاتحانہ پیش قدمی کا شکار ہوئے اور قریش کا جھنڈا اب زمین پر پڑا تھا۔ عیسائی مصنف سر ولیم میور اس صورتحال کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسلمانوں کے خطرناک حملہ کے سامنے مکی لشکر کے پاؤں اکھڑنے لگ گئے۔ قریش کے رسالہ نے کئی دفعہ یہ کوشش کی کہ اسلامی لشکر کے بائیں طرف عقب سے ہو کر حملہ کریں مگر ہر دفعہ ان کو ان پچاس تیر اندازوں کے تیر کھا کر پیچھے ہٹنا پڑا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہاں خاص طور پر متعین کئے تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے احد کے میدان میں وہی شجاعت و مردانگی اور موت و خطرے وہی بے پرواہی دکھائی گئی جو بدر کے موقعہ پر انہوں نے دکھائی تھی۔ مکہ کے لشکر کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں جب اپنی خود کے ساتھ رومال باندھے ہوئے ابو دجانہؓ ان پر حملہ کرتا تھا اور ( ) تلوار کے ساتھ جو اسے محمدؐ نے دی تھی چاروں طرف گویا موت بکھیرتا جاتا تھا۔ حمزہؓ اپنے سر پر شتر مرغ کے پروں کی کلغی لہراتا ہوا ہر جگہ نمایاں نظر آتا تھا۔ علیؓ اپنے لمبے اور سفید پھریرے کے ساتھ اور زبیرؓ اپنی شوخ رنگ کی چمکتی ہوئی زرد پگڑی کے ساتھ بہادروں کی طرح جہاں بھی جاتے دشمن کے واسطے موت و پریشانی کا پیغام اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ یہ وہ نظارے ہیں جہاں بعد کی اسلامی فتوحات کے ہیرو تربیت پذیر ہوئے۔ (لائف آف محمدؐ ص 252,251 (بحوالہ سیرۃ خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وسلم)

الغرض اللہ تعالیٰ کی معجزانہ نصرت کے نتیجہ میں جو آنحضرت ﷺ کی غیر معمولی حکمت عملی اور حضور ﷺ کی قوت قدسیہ اور اخلاق فاضلہ سے پیدا ہونے والے جذبہ فدائیت و قربانی کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی احد کے پہاڑ نے چھوٹے سے اسلامی لشکر کی قریش کے لشکر جرار پر غیر معمولی فتح کا نظارہ دیکھا۔

خالد کا حملہ

اس فتح کے بعد اسلامی لشکر کا اگلا حصہ دشمن کے تعاقب اور قیدی پکڑنے میں مصروف تھا کہ ایک ایک غیر معمولی حادثہ رونما ہوا۔ حضور ﷺ نے دشمن کے رسالہ کے خلاف عینین کے پہاڑی درہ پر جو تیر انداز عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں متعین فرمائے تھے ان میں سے بیشتر فتح کی خوشی میں حضور ﷺ کے واضح ارشاد کو بھول کر حصول غنیمت کے جوش میں اپنی جگہ سے ہٹ گئے ان کے امیر نے ان کو روکا اور حضور ﷺ کا ارشاد یاد دلایا مگر انہوں نے کہا کہ اب فتح ہو گئی ہے اب یہاں ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے چنانچہ اب عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے چند ساتھی جن کی تعداد دس سے بھی کم تھی درہ پر باقی رہ گئے اور یہ نازک مقام غیر محفوظ ہو گیا۔ خالد بن ولید جو پہلے تین مرتبہ اس درہ سے حملہ کرنے کی ناکام کوشش کر چکے تھے انہوں نے یہ صورت دیکھی تو فوراً اپنے رسالہ کا رخ موڑا اور باقی ماندہ مسلمان تیر اندازوں کو روندتے ہوئے اسلامی لشکر پر پہلو سے حملہ آور ہوئے۔ خالد کو مڑتے دیکھ کر عکرمہ نے بھی اپنے رسالہ کو خالد کے پیچھے لگایا اور اس طرح 200 نیزوں وغیرہ سے مسلح گھڑسواروں کا رسالہ۔ 7 سو مسلمانوں پر بالکل اچانک حملہ کرتا ہوا گزر گیا۔ مسلمان نیچے میدان میں تھے۔ اور 200 گھوڑے نسبتاً اوپر کی سطح سے نہایت تیز رفتاری سے آ رہے تھے۔ مسلمانوں کے سامنے دشمن کا پسپا ہوتا ہوا لشکر تھا اس سے اس حملہ کی شدت کی کیفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ادھر مسلمانوں پر یہ اچانک حملہ ہوا اور ادھر کسی شریر دشمن نے مسلمانوں کو بلند آواز سے مخاطب ہو کر کہا "اے بندگان خدا دوسری طرف کی فکر کرو" اس آواز سے سراسیم ہو کر کچھ دیر کے لئے خود مسلمانوں کی اگلی اور پچھلی صفوں میں تصادم ہو گیا جس میں ایک معروف صحابی حضرت حذیفہؓ کے والد اپنے ساتھیوں کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ دشمن کے یہ دونوں حملے سخت تھے مگر ایک شریر دشمن نے ان سے بھی سخت حملہ کیا اس کی شکل جعال "یا جعیل" نامی ایک صحابیؓ سے ملتی جلتی تھی اس نے تین مرتبہ بلند آواز میں چلا کر کہا کہ گویا محمد ﷺ قتل ہو گئے ہیں۔ اچانک حملہ اور باہمی ٹکراؤ کے ساتھ یہ وحشتناک خبر حضور ﷺ کے عاشقوں پر بجلی کی طرح گری اور بعض جلیل القدر صحابہؓ جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے اس خبر کو سن کر نڈھال ہو گئے۔ حضرت مصلح موعود اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ شخص جس نے بعد میں ایک وقت میں قیصر و کسریٰ کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا اور اس کا دل نہ گھبرایا اور کبھی نہ ڈرا وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر بچوں کی طرح رونے لگا"۔ (دیباچہ تفسیر القرآن ص 153)

الغرض اچانک حملہ اور اس دردناک خبر کو سن کر بعض بڑے صحابہ غم و اندوہ سے بھر کر اٹھنے

کے قابل نہ رہے اور چند ایک تو میدان جنگ سے چلے گئے جن میں حضرت عثمانؓ جیسے عظیم صحابی بھی شامل تھے اور بیشتر میدان جنگ میں ہی منتشر ہو گئے اور بعض دشمن کے نرغے میں گھر گئے اور بہت سے شہید کر دیئے گئے اسی لئے بالعموم مورخین اس حادثہ کو مسلمانوں کی وقتی شکست سے تعبیر کرتے ہیں لیکن اس عاجز نے بار بار اور غور سے اس واقعہ کی تفصیلات کو ماخذ میں پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ اس واقعہ کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اس کو شکست کے بجائے عظیم فتوحات میں شمار کرنا چاہئے۔ ان تفصیلات کو پڑھنے سے چار باتوں کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔

چار اہم امور

اول: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی شجاعت اور جوانمردی اور استقامت اور صبر و ثبات کا ایک عظیم اور بے نظیر اور بے مثال اسوہ تجلی پذیر ہوا۔ 200 گھوڑوں کا رسالہ نہایت تیز رفتاری سے حملہ کرتے ہوئے گزر گیا پھر ڈھائی تین ہزار کے لشکر جرار نے حملوں پر حملے کئے۔ حضور ﷺ بسا اوقات بالکل تنہا اور کبھی دو ایک ساتھیوں کے ساتھ کبھی زیادہ سے زیادہ 12-14 صحابہ کی معیت میں پہاڑ کی طرح ہر حملہ کے سامنے ثابت قدم رہے۔ مقدادؓ روایت کرتے ہیں (بیہقی کی روایت ہے) فوالذی بعثہ بالحق ما زالت قدمہ شبرا واحدا وانہ لفی وجہ العدو تفیٔ الیہ طائفۃ من اصحابہ مرۃ و تفترق مرۃ وربما رائیتہ قائما یرمی عن قوسہ ویرمی بالحجر حتی انحازوا عنہ کہ اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا تھا آپ کا قدم مبارک ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا اور آپ دشمن کے مقابل میں ثابت قدم تھے آپ کے صحابہ کی ایک ٹکڑی کبھی آپ کے قریب پہنچتی اور کبھی منتشر ہو جاتی اور میں دیکھتا کہ آپ کمان سے تیراندازی فرما رہے ہیں کبھی دشمن پر پتھر پھینک رہے ہیں حتیٰ کہ دشمن آپ کے سامنے سے ہٹ گیا۔

دوسری بات جو ان واقعات کی تفصیل سے ہمارے سامنے آتی ہے یہ حقیقت ہے کہ اس نازک وقت میں جب چند صحابہؓ آپ کے گرد جمع ہو گئے آپ نے پوری جوانمردی کے ساتھ پورے ضبط نفس اور کامل ہوش و خرد مندی کے ساتھ اس نہایت معمولی طاقت کو نہایت موثر رنگ میں دشمن کی جرار قوت کے خلاف استعمال فرمایا۔ دشمن کے لشکر کے حملے لہروں کی شکل میں ہو رہے تھے اور ایک یلغار کے پسپا ہونے کے بعد دوسری یلغار جوش مارتی تھی اور حضور ﷺ بے مثال ہمت اور بے نظیر حوصلہ کے ساتھ صورتحال کے مطابق کبھی تن تنہا ایک لہر کا مقابلہ فرماتے کبھی ایک صحابی کے ذریعہ دوسری لہر کو دباتے۔ کبھی 6,5 صحابہؓ کی چھوٹی سی جماعت کے ذریعہ ان لہروں کو پسپا فرماتے۔

تیسری: بات جو اس موقع پر ہمارے سامنے آتی ہے وہ حضور ﷺ کی قوت قدسیہ اور اسوہ حسنہ اور خلق عظیم کی تجلی کے نتیجہ میں آپ کے صحابہؓ نے فدائیت و مردانگی کے عظیم الشان نمونے پیش کئے۔ ان میں وہ صحابہؓ بھی شامل ہیں جن کو علم ہو چکا تھا کہ حضور ﷺ کی وفات کی خبر غلط ہے اور ایسے صحابہ بھی جو یہ سمجھ کر کہ حضور ﷺ اپنے رب کے حضور جا چکے ہیں اپنے محبوب کے پیچھے پیچھے جانے کے لئے بے چین تھے اور ذوق شہادت میں دیوانہ وار دشمن پر حملہ آور تھے۔

چوتھی بات جو اس موقعہ پر بہت ہی عجیب رنگ میں ظاہر ہوئی وہ ہمارے مولیٰ کریم جل شانہ کی غیر معمولی نصرت اور حفاظت ہے جو معجزانہ طور پر حضور ﷺ کی تائید کے لئے اتری اور اس انتہائی نازک مقام میں جب کہ بظاہر کوئی بھی صورت بچاؤ کی باقی نہ رہی تھی واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا۔

شہادت کی افواہ

ان چاروں باتوں کی کیفیت کا جامع اور تفصیلی نقشہ تو میرے بس کی بات نہیں نہ ہی وقت اس کی اجازت دیتا ہے خاکسار مختصراً اس حادثہ کے بعد کے واقعات کی کچھ تفصیل عرض کرتا ہے۔ جس میں ان چاروں باتوں کی کچھ جھلکیاں نظر آ جائیں گی۔ خالد اور عکرمہ کے اچانک حملہ اور حضور ﷺ کی شہادت کی دلخراش خبر کے اعلان سے مسلمان صفوں میں جو انتشار ہوا اس کو پسپا ہوتے ہوئے کفار کے لشکر نے بھی دیکھا اور یہ لشکر واپس پلٹا۔ ایک قریشی عورت عمرہ بنت علقمہ نے قریش کا جھنڈا جو زمین پر گرا پڑا تھا اٹھا لیا اور کفار کا لشکر اس کے گرد جمع ہو گیا اور حضور ﷺ پر جو تن تنہا تھے حملہ آور ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ ذکر کرتے ہوئے کہ جب مسلمان منتشر ہو گئے اور میں حضور ﷺ کو تلاش کرنے لگا بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلے حضور ﷺ کو ان لوگوں میں تلاش کیا جو دشمن کے حملہ سے شہید ہو گئے تھے حضور ﷺ مجھے ان میں نہیں ملے میں نے دل میں سوچا حضور ﷺ شہداء میں نظر آتے ہیں نہ ہی خدا کی قسم یہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں میں نے سوچا کہ یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس غلطی سے ناراض ہوا ہے اور اس نے اپنے نبی کو اٹھا لیا ہے میں نے سوچا کہ میرے لئے اب خیر اسی میں ہے کہ لڑائی کرتا ہوا مارا جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور بڑے زور سے حملہ کیا اور دشمن کی صف میرے سامنے پھٹ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ چاروں طرف سے دشمن سے گھرے ہوئے تنہا ان کا مقابلہ فرما رہے ہیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جو فاتح ایران کی حیثیت سے اسلامی تاریخ میں ایک درخشندہ مقام رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب احد کے روز مسلمان پیچھے ہٹے تو میں نے فیصلہ کیا یا تو دفاع کرتا ہوا شہید ہو جاؤں گا یا حضور ﷺ سے جا ملوں گا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ کوئی شخص ہے جس کا چہرہ (مغفر سے ناقل) ڈھکا ہوا ہے جس کو میں پہچان نہ سکا میرے دیکھتے دیکھتے مشرکوں نے اسے گھیر لیا اور میں نے دل میں کہا کہ یہ مشرک تو گویا اس پر چڑھ ہی گئے ہیں اتنے میں اس شخص نے کنکروں کی مٹھی اٹھائی اور زور سے ان کے چہروں پر دے ماری اور مشرکوں کا منہ پھیر دیا اور ایسا بار بار ہوا میرے اور اس شخص کے درمیان مقدادؓ بن اسود تھے۔ میں ابھی مقدادؓ سے پوچھنے ہی کو تھا کہ یہ شخص کون ہے کہ مقدادؓ نے مجھے کہا کہ یہ حضور ﷺ ہیں اور تمہیں طلب فرما رہے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر تیراندازی شروع کروائی میں ہر تیر پر دعا کرتا جاتا تھا اور حضور ﷺ بھی میرے تیروں کے نشانے پر بیٹھنے اور میری دعا کی قبولیت کے لئے دعا فرماتے چلے جاتے تھے۔ حتی کہ میرے ترکش

(باقی صفحہ 7 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33396 میں عنایت علی رندھاوا ولد عبدالعزیز رندھاوا قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 60 سال بیعت 30 نومبر 1983ء ساکن چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ چار ایکڑ مالیتی -/800000 روپے 2- 4 مرلہ پلاٹ جس میں کچا کمرہ ہے مالیتی -/200000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عنایت علی رندھاوا چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمن وصیت نمبر 12184 گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف معلم حلقہ سلطان نصیر آباد ربوہ

مسل نمبر 33397 میں حسن بی بی زوجہ عنایت علی رندھاوا قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1988ء ساکن چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-4-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی -/24000 روپے۔ 2- ایک کمرہ پختہ برقبہ ایک مرلہ واقع چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد مالیتی -/100000 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ + 500 نقد روپے /1000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حسن بی بی چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عنایت علی رندھاوا خاوند موصیہ مسل نمبر 33396 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمن قادیانی چک نمبر 84 رج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 33398 میں مقبول احمد اکمل ولد گلزار محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ساڑھے چوبیس سال بیعت مارچ 1995ء ساکن عاصم ٹاؤن فیصل آباد حال میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 16-3-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1-4-2001 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقبول احمد اکمل F-19 گلی کلوریاں میانوالی گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر صفی اللہ وصیت نمبر 28679 گواہ شد نمبر 2 مجید احمد وصیت نمبر 18018

اطلاعات و اعلانات

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ مئی 2001 مبلغ -/81 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرمہ محمودہ نصرت صاحبہ صدر لجنہ ناصر آباد شرقی نمبر 2 تحریر کرتی ہیں۔ میرا بیٹا عزیزم معظم علی جو کہ جرمنی میں کار کے حادثہ میں 26 نومبر 2000ء کو شدید زخمی ہو گیا تھا۔ 7 ماہ سے تا حال ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزم گو ہوش میں ہے۔ لیکن ابھی تک بول نہیں سکتا۔ اور بائیں ٹانگ اور بازو میں بھی معمولی سی حرکت آئی ہے۔ صحت روبہ ترقی ہے لیکن رفتار بہت سست ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی دعائیں قدم قدم پر ہمارے ساتھ رہی ہیں۔ لیکن ابھی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے کہ شافی مطلق خدا عزیزم کو شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ تمام بھائیوں بہنوں اور بزرگوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

محترمہ حما کریم صاحبہ آسٹریلیا حال ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کینٹ سے تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی ثنا کریم نے قرآن کریم ناظرہ ختم کرلیا ہے۔ اس موقع پر تقریب آمین منعقد کی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی علوم عطا فرماتے ہوئے خادمہ قرآن بنائے۔

اعلان داخلہ

NUST نے 2001 سیشن کے لئے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے

انڈر گریجویٹ پروگرام۔ سول انجینئرنگ، ایرو سپیس انجینئرنگ، ایوی آنکس انجینئرنگ، ٹیلی کام انجینئرنگ، کمپیوٹر سافٹ ویئر انجینئرنگ، میکینکل انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ، میکاٹرانکس انجینئرنگ، ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، بی بی اے (آنرز) بی آئی ٹی الیکٹریکل انجینئرنگ۔

پوسٹ گریجویٹ پروگرام سٹرکچرل انجینئرنگ، ٹرانسپورٹیشن انجینئرنگ، ایروسپیس انجینئرنگ، ایوی آنکس انجینئرنگ، کمپیوٹر سافٹ ویئر انجینئرنگ، ٹیلی کام انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ، میکینکل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جون ہے۔

(نظارت تعلیم)

چندہ الفضل کے بارے میں وضاحت

محکمہ ڈاک نے 30 مارچ 2001ء سے ڈاک کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے لہٰذا چندہ الفضل میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے اخبار پر 25 پیسے کا ٹکٹ لگتا تھا اب ایک روپے کا لگتا ہے (اندرون پاکستان) لہذا ڈاک خرچ کی وجہ سے مندرجہ ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔

اندرون پاکستان ڈاک کے ذریعہ چندہ 900 روپے +225 روپے اضافی ڈاک خرچ =1125 روپے

خطبہ اندرون پاکستان 200 روپے + 40 روپے اضافی ڈاک خرچ کل 240 روپے

بیرون پاکستان 900 + متعلقہ ملک کا ڈاک خرچ

چندہ میں یہ تبدیلی جون 2001 سے لاگو ہوگی۔ امید ہے کہ قارئین کرام تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان دار القضاء

(محترمہ امۃ الحی صاحبہ بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب)

محترمہ امۃ الحئی صاحبہ معرفت مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر خواجہ عبدالمنان میر صاحب ولد مکرم خواجہ عبدالرحمن میر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 2/9 دارالصدر غربی ربوہ برقبہ دو کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ / مکان ان کی بیٹی محترمہ امۃ الواسع صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ امۃ الحئی صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ امۃ الکریم صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم عبدالکریم میر صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عبدالحق میر صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ امۃ الواسع صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ امۃ السمیع صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم عبدالمجید میر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

انڈیکس الفضل 2000ء

روزنامہ الفضل ربوہ کا 2000ء کے شماروں پر مشتمل انڈیکس محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ دفتر الفضل سے معمولی قیمت پر حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کی ترجیح۔ کشمیر میں جہاد کا خاتمہ

بھارت نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر میں جہاد ختم کرنا سیکورٹی فورسز کی اہم ترجیح ہے۔ جہادی قوتوں کو کچلنے کے لئے بھارتی فورسز کو جدید ساز وسامان سے لیس کیا جائے گا گزشتہ سال 1432 مجاہدین کو شہید کیا گیا پاک چین دفاعی تعاون تشویشناک ہے۔

مشرف واجپائی مذاکرات

بھارتی ترجمان نے کہا ہے کہ مشرف واجپائی مذاکرات 15 جولائی سے قبل ہونا مشکل ہیں۔ واجپائی 7 جون کو گھٹنے کا اپریشن کروائیں گے جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں برسر اقتدار کسی بھی شخصیت سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ پاکستانی عوام فوجی حکمران پسند کرتے ہیں تو بھارت اس کے ساتھ بھی مذاکرات پر رضامند ہے۔

مقدونیہ میں البانوی مسلمانوں پر حملے

مقدونیہ کی فوج ملک کے شمال میں البانوی نژاد مسلمانوں کے ٹھکانوں پر ٹینکوں اور توپ خانے سے شدید حملے کر رہی ہے۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے راکٹ بھی برسائے جا رہے ہیں۔ البانوی مسلمان مارٹر گولوں اور بھاری مشین گنوں سے اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ اور کوسوو سربیا کے سرحدی علاقے پر مشتمل علیحدہ ریاست کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

لکھنؤ میں ٹرین کا حادثہ

لکھنؤ میں ایک تیز رفتار ٹرین نے بس کچل دی۔ بس ریلوے کراسنگ سے گزر رہی تھی کہ حادثہ پیش آ گیا۔ بس میں 90 مسافر سوار تھے۔ 31 باراتی مسلمان جاں بحق اور بیسیوں افراد شدید زخمی ہو گئے۔ سانحہ پھاٹک کی عدم موجودگی کے باعث پیش آیا۔

انڈونیشیا کے صدر کو فوج کا انتباہ

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمن واحد کو فوج نے انتباہ کیا ہے کہ ایمرجنسی نہیں لگانے دیں گے۔ انڈونیشیا کی عوامی مشاورتی اسمبلی کا اجلاس بلانے کی تاریخ پر اتفاق رائے کے لئے سیاسی گروپوں کے لیڈروں کا اجلاس شروع ہو گیا ہے جس میں صدر عبدالرحمن واحد کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ خدشہ ہے کہ صدر واحد پارلیمنٹ توڑنے کے لئے ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیں۔ جکارتہ سمیت انڈونیشیا کے مختلف شہروں میں صدر کے حق میں مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ ہر قیمت پر صدر کا تحفظ کریں گے۔ وہ ایک مذہبی سکالر ہیں۔ ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش برداشت نہیں کریں گے۔

مجاہدین سے جھڑپیں

کشمیری مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ایک کیپٹن سمیت 32 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ شوپیاں میں مجاہدین اور بھارتی فوجیوں میں 19 گھنٹے تک جھڑپیں ہوئیں۔ مجاہدین اپنے ساتھیوں کی مدد سے فوج کے محاصرے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

پاک بھارت مذاکرات کا خیر مقدم

امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے درمیان آئندہ مذاکرات کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے امریکہ تنازعات کے حل کے لئے دونوں ممالک کی مدد کرنے کو تیار ہے۔

چیچنیا میں جانبازوں کے حملے

چیچنیا میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں اور جانبازوں کے حملوں میں 9 روسی فوجی ہلاک اور 10 زخمی ہو گئے۔ روسی فوجیوں نے چار افراد کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا اور لاشیں ان کے گھروں میں پھینک دیں۔

پی ایل او کے سرکردہ لیڈر کا انتقال

تنظیم آزادی فلسطین کے سرکردہ لیڈر اور اسرائیل کے خلاف مزاحمت کے علمبردار فیصل الحسینی کویت کے ایک ہسپتال میں نمونیہ کے شدید حملے سے انتقال کر گئے۔ وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے کویت گئے تھے کہ نمونیہ کا شدید حملہ ہوا۔

اسرائیلی ٹینکوں کی گولہ باری

غزہ میں فلسطینی پولیس چوکیوں پر اسرائیلی ٹینکوں نے گولے برسائے جس سے چوکیوں کو شدید نقصان پہنچا۔ اسرائیلی ذرائع کے مطابق اس سے قبل فلسطینیوں نے اسرائیلی پوزیشنوں پر مارٹر گنوں سے حملہ کیا تھا۔ گولی لگنے سے ایک یہودی ہلاک ہو گیا۔

عیسائی رہنماؤں کا مطالبہ

بھارت کے شمال مشرقی صوبوں کے عیسائی رہنماؤں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ علاقے میں اقلیتوں پر متعصب ہندوؤں کے حملے سے انہیں تحفظ دیا جائے گزشتہ دو سال سے گرجا گھروں اور مشنری اداروں میں انتہا پسندوں کے حملے بڑھ گئے ہیں۔

مگ 21 لڑاکا طیارہ

بھارت نے مگ 21 لڑاکا طیارے کا نیا ماڈل تیار کر لیا ہے۔ فضائیہ کے حکام نے بتایا ہے کہ یہ نیا ماڈل لڑائی کی صلاحیتوں میں اضافہ، راڈار اور ہتھیاروں کی سپلائی کے نظام سے لیس ہوگا۔ مگ 21 کو جدید بنانے کا کام 1997ء میں شروع کیا گیا تھا۔ 1995ء سے لے کر اب تک مگ 21 طرز کے 59 طیارے گر کر تباہ ہوئے تھے جبکہ 22 پائلٹ ہلاک اور 10 زخمی ہو چکے ہیں۔

بقیہ صفحہ 6

کے سب تیر ختم ہو گئے۔ پھر حضور ﷺ نے اپنی ترکش کے تیر مجھے عنایت فرمائے اور اس طرح دشمن کی پیش قدمی کی ایک لہر کے زور کو توڑ دیا گیا۔ قرآن شریف نے بھی اس زبردست حقیقت کا ذکر فرمایا ہے کہ اچانک حملہ اور حضور ﷺ کی شہادت کی تکلیف دہ خبر کے نتیجہ میں اسلامی لشکر کی پسپائی کے وقت حضور ﷺ دشمن کے لشکر کے سب سے قریب اپنی جگہ پر ثابت قدم رہ کر پیچھے ہٹتے ہوئے مسلمانوں کو واپس بلانے کی جدوجہد فرما رہے تھے جیسا کہ فرماتا ہے اذ تصعدون

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم جون-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 32 زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 2 جون غروب آفتاب :7-12
☆ اتوار 3-جون طلوع فجر :3-22
☆ اتوار 3-جون طلوع آفتاب :5-01

18 اضلاع میں پولنگ مکمل بلدیاتی انتخابات

کے تیسرے مرحلہ میں ملک کے 18 اضلاع میں ووٹ ڈالے گئے- پولنگ شام تک جاری رہی تاہم پولنگ کا وقت ختم ہونے پر پولنگ سٹیشنوں کے احاطے میں موجود ووٹروں کو ووٹ ڈالنے کی اجازت بھی دی گئی- تیسرے مرحلہ میں پنجاب میں ملتان' ٹوبہ' وہاڑی' خانیوال' ساہیوال' پاکپتن' لودھراں' جھنگ اور فیصل آباد میں بلدیاتی انتخابات ہوئے- سندھ میں حیدر آباد' دادو' میر پور خاص' سانگھڑ اور تھر پارکر کے اضلاع میں ووٹ ڈالے گئے- سرحد کے ضلع ہنگو اور بلوچستان میں ژوب لورالائی اور قلعہ سیف اللہ کے اضلاع میں بلدیاتی انتخابات ہوئے- تیسرے مرحلہ کے انتخابات میں 1575 یونین کونسلوں میں 71 ہزار 534 امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا- 16 ہزار 345 پولنگ سٹیشنوں میں ووٹنگ کے لئے 57 ہزار 921 پولنگ بوتھ قائم کئے گئے- پولنگ مجموعی طور پر پرامن ماحول میں مکمل ہوئی-

بھارت کا ایٹمی عزائم محدود کرنے کا ارادہ نہیں

چیف ایگزیکٹو نے روس پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کی برسر اقتدار طالبان حکومت کو تسلیم کرلیں تاکہ جنگ سے متاثرہ اس ملک میں استحکام بحال ہونے کے امکانات پیدا ہوسکیں- ایک اخبار میں شائع ہونے والے انٹرویو میں انہوں نے اس بات کو خارج از امکان قرار دینے سے انکار کردیا کہ پاکستان مستقبل میں بھارت کی طرف سے ایٹمی تجربات کرنے کے جواب میں نئے ایٹمی دھماکے نہیں کرے گا- انہوں نے کہا ہم ایٹمی تجربات ختم کرنے پر تیار ہیں لیکن اس کا انحصار بھارتی رویہ پر ہے- انہوں نے کہا اس وقت خوشی محسوس کروں گا جب جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد میں کمی کردی جائے گی- بھارت ایٹمی عزائم محدود کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھا- ہمیں بھی سلامتی کی ضمانت چاہئے-

راولپنڈی' سیالکوٹ اور کہوٹہ میں بم دھماکے

راولپنڈی میں پیرودہائی سوزوکی سٹینڈ میں بم کے زوردار دھماکے سے 14-افراد شدید زخمی ہوگئے جن میں سے دو کی حالت نازک ہے- فارورڈ کہوٹہ سیکٹر میں کنٹرول لائن کے ایک قریبی گاؤں میں کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کا چلایا ہوا بم پھٹنے سے 3-افراد جاں بحق ہو گئے- سیالکوٹ کی ورکنگ باؤنڈری کے بجوات سیکٹر کے علاقہ میں طاقتور بم پھٹنے سے سکول کی عمارت زمین بوس ہوگئی-

مذہبی جماعتیں غیر قانونی اسلحہ واپس کردیں

وزیر داخلہ نے تمام مذہبی جماعتوں اور فرقوں کو ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں ان سے کہا ہے کہ وہ معاشرے کے وسیع تر مفاد میں اپنا غیر قانونی اسلحہ حکومت کے حوالے کردیں- اس مراسلے میں مذہبی جماعتوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ حکومت کی مدد کریں تاکہ وہ معاشرے کو غیر قانونی اسلحہ سے نجات دلاسکیں-

سکولوں میں گرمیوں کی چھٹیاں محکمہ تعلیم کے

اعلان کے مطابق پنجاب میں تمام سکول گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے 10 جون سے 26-اگست تک بند رہیں گے- تاہم یوم آزادی کے سلسلہ میں تمام سکول 13 اور 14-اگست کو کھلیں گے-

مذاکرات 15 جولائی سے قبل مشکل ہیں

جنرل مشرف اور واجپائی کے درمیان مذاکرات 15 جولائی سے قبل ہوتے دکھائی نہیں دے رہے- یہ بات بھارتی کابینہ کے ترجمان پرمود مہاجن نے بتائی- انہوں نے کہا واجپائی 7 جون کو گھٹنے کا آپریشن کرائیں گے جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے-

برآمدات میں اضافہ نہیں ہوا اور غربت

بڑھ گئی ملک میں خشک سالی اور دیہی علاقوں کی پسماندگی میں اضافہ کے باعث رواں مالی سال میں سالانہ ترقی کے تمام اہداف بری طرف متاثر ہوگئے ہیں جس کے باعث قومی معیشت کو 2-ارب ڈالر سے زائد (تقریباً سوا کھ ب روپے) نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے- اس صورتحال کے ساتھ ساتھ نہ تو ملکی برآمدات میں اضافہ ہوسکا ہے اور نہ ہی ادائیگیوں کا توازن اور تجارتی خسارہ کم ہوسکا ہے- اس بارے میں سٹیٹ بنک کی ایک رپورٹ میں بھی حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے کہ رواں مالی سال میں خشک سالی اور دیگر کئی وجوہ کی بناء پر ملکی معیشت پر بڑے گہرے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں اور غربت میں بھی اضافہ ہوا ہے-

نئے صدر کا انتخاب اور بلدیاتی نمائندے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ منتخب بلدیاتی نمائندوں کے ذریعے چیف ایگزیکٹو کو صدر پاکستان منتخب کرنے کا کوئی پروگرام نہیں- ایوب خان کے دور میں بنیادی جمہوریت کا نظام مختلف تھا اور موجودہ حکومت کے تحت مقامی حکومتوں کا جو تصور ہے اس میں کہیں ذکر نہیں کہ یہ بلدیاتی نمائندے بعد میں صدر منتخب کریں گے- اس لئے ایسی کوئی بات نہیں- البتہ ہم بلدیاتی نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینا چاہتے ہیں- یہ بات انہوں نے ملتان کے ائرپورٹ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی-

گریڈ 18-19 پر بھرتی غیر قانونی لاہور ہائی

کورٹ کے مسٹر جسٹس کرامت نذیر اور مسٹر جسٹس چوہدری اعجاز احمد پر مشتمل ڈویژن بنچ نے 1989 سے 1992 کے درمیان پنجاب کے وزرائے اعلیٰ نواز شریف اور غلام حیدر وائیں کی پی سی ایس کیڈر میں براہ راست گریڈ 18-19 میں کی ہوئی تقرریاں غیر قانونی اور کالعدم قرار دے دی ہیں جو انہوں نے صوابدیدی اختیار استعمال کرتے ہوئے اور قواعد میں نرمی کرتے ہوئے کیں- عدالت نے تیرہ صفحات پر مشتمل فیصلے میں کہا پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور اس میں بادشاہت کے لئے کوئی گنجائش نہیں- حتی کہ جمہوری طریقے سے منتخب ہونے والا وزیر اعلیٰ بھی قانون کے دائرے کے اندر رہنے کا پابند ہے- جسے قواعد وضوابط کو بائی پاس کرنے کا صوابدیدی اختیار حاصل نہیں ہے-

آزاد تفتیشی سروس کے قیام کا فیصلہ وزیر داخلہ

نے کہا ہے کہ حکومت نے جرائم کے مقدمات کی صحیح تفتیش کے لئے ایک آزاد تفتیشی سروس کے قیام کا فیصلہ کیا ہے- جس سے عدالتوں میں مقدمات کے غیر ضروری التواء سے چھٹکارہ مل سکے گا- وہ نیشنل اکیڈمی میں 22 ویں کورس کی گریجوایشن تقریب سے خطاب کررہے تھے-

تھرمل بجلی گھروں میں 2649 آسامیاں ختم

واپڈا حکام نے تھرمل بجلی گھروں کی تقریباً اڑھائی ہزار آسامیاں اضافی قرار دے کر ختم کردی ہیں ان میں جام شورو' لاکھڑا' اور کوٹری سندھ کے پاور ہاوسز سے 612 گدو سے 488 سکھر سے 151 ٹی پی ایس کوئٹہ سے 159 مظفر گڑھ سے 761 فیصل آباد سے 24 اور پاور ہاوس ملتان سے 121 آسامیاں شامل ہیں- واپڈا تھرمل پاور ہاؤسز کے ملازمین میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے-

بقیہ صفحہ 2

بچوں نے سوئمنگ پول' سلائیڈز اور جھولوں سے خوب لطف اٹھایا دوپہر کا کھانا سب نے اکٹھے کھایا- کھانے کے بعد بچے مختلف کھیلوں میں مصروف ہوگئے-

شام چھ بجے واپسی کے لئے روانگی ہوئی- روانگی سے قبل اجتماعی دعا کی گئی- رات دس بجے بخیریت ربوہ پہنچ گئے- اور اس طرح یہ دلچسپ سفر اختتام کو پہنچا- (وکالت وقف نو)

جبوب مفید اٹھرا
چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹر پرائزز
سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ-
فون نمبر 213218

ناصر پیکجز انٹرنیشنل
کیرو گیٹڈ کارٹن بنانے والے
عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن
کوٹ لکھپت لاہور- فون نمبر 5823545-6

خوشخبری
اچار کے سیزن میں خالص اور تازہ سرسوں کے تیل پر خصوصی رعایت اب صرف-/44 روپے فی لیٹر- احباب اس محدود مدت سے فائدہ اٹھائیں- نیز اچار مصالحہ بھی دستیاب ہے-
محمد ابراہیم اینڈ سنز
دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212307

معلوماتی لٹریچر مفت
290 پرانی ضدی امراض' 45 زنانہ ادویات 22 مردانہ ادویات' 57 روزمرہ گھریلو ادویات 68 پرانی امراض کے لئے کورسز' 7 فسٹ ایڈ سمپلز 50 ادویات حیوانات اور 12 پولٹری ادویات پر مشتمل مفید معلوماتی لٹریچر ہیڈ آفس یا اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے مفت حاصل کریں- بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے خط تحریر فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان